اخبار احمدیہ

لاہور ۴ اپریل:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ:۔

لاہور ۴ اپریل:۔ نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج پھر دل میں کمزوری ہے۔ احباب موصوف کو صحت کاملہ کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

کیپ ٹاؤن ۴ اپریل: جنوبی افریقہ کی حکومت نے ہندوستانی اور پاکستانی باشندوں کے امور پر غور کرنے کے لئے مجوزہ گول میز کانفرنس میں شمولیت سے انکار کر دیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

غرض جود اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور مردی اور شجاعت اور محبت الٰہیہ کے متعلق جو جو اخلاق فاضلہ ہیں۔ وہ بھی خداوند کریم نے حضرت خاتم الانبیاء میں ایسے ظاہر کئے۔ کہ جن کی مثل نہ کبھی دنیا میں ظاہر ہوئی۔ اور نہ آئندہ ظاہر ہوگی۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۰-۲۶۳ حاشیہ نمبر ۱۱)

پنجاب کی نئی مسلم لیگی وزارت کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا

لاہور ۴ اپریل۔ آج شام مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کے لیڈر میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے ایک خاص ملاقات کے دوران میں گورنر پنجاب کی خدمت میں نئی وزارت کے ناموں کی فہرست پیش کی۔ اس میں میاں ممتاز محمد خان دولتانہ (وزیر اعلیٰ) صوفی عبد الحمید۔ سردار عبد الحمید دستی۔ چوہدری محمد حسین چٹھہ۔ سردار محمد خان لغاری۔ شیخ فضل الٰہی پراچہ اور سید علی حسین گردیزی کے نام شامل تھے۔ گورنر پنجاب نے ان ناموں کو منظور کر لیا ہے۔ نئی کابینہ کل دوپہر بارہ بجے گورنمنٹ ہاؤس میں حلف وفاداری اٹھائیگی محکموں کی تقسیم کا اعلان بھی کل کیا جائیگا۔ آج شام گورنر پنجاب سردار عبد الرب نشتر نے اخبار نویسوں کو ایک ملاقات کے دوران میں بتایا۔ کہ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے آج صبح بھی ان سے ایک طویل ملاقات کی تھی۔ جس میں وزارت کی تشکیل کے علاوہ محکموں کی تقسیم کا مسئلہ بھی تفصیل سے زیر بحث آیا تھا۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ چوہدری عبد الغنی چیف پارلیمنٹری سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

کراچی ——— ۴ اپریل

● تنخواہ کمیشن کے سفارشات کے پیش نظر حکومت پاکستان نے اول اور دوم درجے کے سینئر اور جونیئر کلاس کے گزیٹڈ افسروں کے نئے سکیل کا اعلان کر دیا ہے۔ نئے سکیلوں کا اطلاق عمومی طور پر یکم جنوری ۱۹۴۹ء سے ہوگا۔

● پیرزادہ عبد الستار نے ایوان کو بتایا۔ کہ حکومت نے مشرقی پاکستان میں شکر سازی کے دو نئے کارخانوں کے قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ اس وقت جو کارخانے وہاں ہیں۔ ان میں روزانہ ۸۰۰ سے ۱۵۰۰ ٹن تک گنا پیلا جا سکتا ہے۔

● ۱۲ اپریل سے کراچی اور چاٹگام کے درمیان ایک نئی سروس شروع ہوگی۔ پہلے دو چھوٹے جہازوں کی جگہ ایک نیا تیز رفتار جہاز چلا کرے گا۔ اس نئی سروس میں انٹر کلاس کا درجہ بڑھا دیا گیا ہے۔ جس کا کرایہ ۲۰۰ روپے ہوگا۔ اس جہاز میں درجہ اول کے ۴۴ درجہ دوم کے ۵۰ انٹر کے ۶۰ اور عام درجے کے ۱۶۰۰ مسافروں کے لئے جگہ ہوگی۔ یہ جہاز آٹھ دن میں پہنچ جائے گا۔

حکیموں کے نام رجسٹر کئے گئے

کراچی ۴ اپریل:۔ آج یہاں آیورویدک یونانی طبی کانفرنس میں خطبہ پڑھتے ہوئے صدر کانفرنس حکیم محمد حسن قرشی نے حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ سند یافتہ حکیموں اور ویدوں کے نام رجسٹر کئے جائیں جن شفا خانوں میں ڈاکٹر نہیں ہیں۔ وہاں سند یافتہ حکیم لگائے جائیں۔ آپ نے بتایا۔ کہ نئی سائنسی تحقیقات سے طبی میدان میں حکماء نے بہت زیادہ ترقی کی ہے حکومت کو ان کی خدمات سے ہر ممکن فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

—— بغداد ۴ اپریل:۔ عراقی پیٹرولیم کی کمپنی نے حکومت سے اس معاملہ پر گفتگو کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ کہ عراق کی حکومت کو بھی تیل کے سلسلے میں وہی معاوضہ دیا جائے۔ جو سعودی عرب۔ ایران کی حکومتوں کو ملتا ہے۔

یوم عالمی صحت پر نمائش

لاہور ۴ اپریل:۔ یوم عالمی صحت کو موزوں طریقے سے منانے کے لئے حفظان صحت کے ڈائرکٹر نے ادارہ حفظان صحت و انسداد وبا دواقع برڈوڈ متصل جیل روڈ میں ایک نمائش منعقد کرنے کا انتظام کیا ہے۔ یہ نمائش ۷ اپریل کو ہر خاص و عام کیلئے کھلی رہے گی۔ لیکن ۸ اور ۹ اپریل کو دونوں میں نمائش صبح ۹ بجے سے ایک بجے بعد دوپہر ۱۲ بجے تک مردوں کے لئے اور تین بجے سہ پہر سے چھ بجے شام تک مستورات اور بچوں کے لئے ہوگی۔

ہندوستانی ریاستوں کے حکمران نظم و نسق میں گڑبڑ پھیلانے کے حق میں ہیں

نئی دہلی ۴ اپریل:۔ آج ہندوستان کی پارلیمنٹ میں ریاستوں کے وزیر مسٹر گوپالاسوامی آئنگر نے کہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاستوں کے حکمرانوں نے ایک خفیہ یونین بنائی ہے۔ جس کے ذریعہ وہ نظم و نسق میں گڑبڑ پھیلانے کا پروگرام طے کر چکے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جاگیرداروں اور بڑے بڑے زمینداروں کو ملانے کی کوشش بھی کر رہے ہیں۔ اور آئندہ انتخابات میں اپنے نمائندے بھی کھڑے کریں گے۔ آپ نے کہا کہ حکومت ایسی یونین کو کبھی تسلیم نہیں کرے گی۔ اور آپ نے ایسی قوتوں کو سختی سے دبانے کا مشورہ بھی پارلیمنٹ کو دیا۔

کرنل علی احمد شاہ کا مطالبہ

مظفر آباد ۴ اپریل۔ آزاد کشمیر حکومت کے صدر کرنل علی احمد شاہ نے سلامتی کونسل کو کہا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کو واشگاف الفاظ میں بتا دے کہ وہ اپنے متفقہ فیصلے سبوتاژ نہیں ہونے دے گی اور ہندوستان کا انکار اس کے عملی اقدامات میں حائل نہیں ہوگا۔

کیپ ٹاؤن ۴ اپریل۔ مسٹر منی لال گاندھی نے جنوبی افریقہ کی حکومت کی پالیسی کے خلاف احتجاج کے طور پر ۲۱ دن کی بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔

کیل کانٹے سے لیس بحری بیڑے کیلئے طویل میعاد کا ایک منصوبہ!

کراچی ۴ اپریل:۔ آج وزیر دفاع پاکستان نے ایوان کو بتایا۔ کہ حکومت نے کیل کانٹے سے لیس ایک بحری بیڑہ تیار کرنے کا ایک طویل میعاد کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی بتایا۔ کہ سابق فوجیوں کی پنشنوں کے معاملات بہت حد تک تو فیصل ہو چکے ہیں۔ اور باقیوں کے متعلق حکومت ہندوستان پر زور دیا جا رہا ہے۔

نزدیک و دور سے

—— نیویارک ۴ اپریل۔ بتایا گیا ہے کہ اب تک اقوام متحدہ کی فوجوں کے نقصانات کی تعداد ۲ لاکھ ۲ ہزار ۱۴۱ تک پہنچ چکی ہے۔

—— لاہور ۴ اپریل: حکومت پنجاب نے گندم اور چنے کے برآمد پر پابندی عائد کر دی ہے۔

—— کراچی ۴ اپریل۔ کل مرکزی اسمبلی میں مسٹر نور احمد (مشرقی بنگال) نے ایک بل پیش کیا۔ جس میں یہ وزراء اور دیگر اعلیٰ حکام کی آمد پر پارٹیاں دینے۔ سپاسنامے پیش کرنے اور دوسرے اسی قسم کے امیرانہ تکلفات کرنے پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

—— مینولس آئرس ۴ اپریل۔ موصولہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ ارجنٹائن کی موجودہ حکومت ارجنٹائن کے مشہور اخبار "لاپرنسا" کو حکومت کی نگرانی میں شائع کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے۔

—— واشنگٹن ۴ اپریل:۔ امریکی کانگرس کوریا کی اصل صورت حالات دریافت کرنے کے لئے جنرل میکارتھر کو واپس امریکہ بلا رہی ہے۔

—— ہنوئی ۴ اپریل:۔ کل امریکی ٹینکوں سے مسلح فرانسیسی دستوں نے ہنوئی سے ۴۵ میل مشرق کی طرف ایک ماؤ کھے نامی کوئلے کی کان پر قبضہ کر لیا ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تربیتی کورس ۲؎ ——— خدام الاحمدیہ

شامل ہونیوالے خدام کے نام جلد بھجوائے جائیں

خدام الاحمدیہ کا تربیتی کورس ۲؎ مورخہ ۷ اپریل ۱۹۵۱ء سے شروع ہو رہا ہے۔ پہلے کورس میں ۵۱ خدام شامل ہوئے تھے۔ کورس کی مقبولیت کے پیش نظر دوسرے کورس میں زیادہ تعداد میں خدام کے نام موصول نہیں ہوئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجالس نے اس طرف پوری توجہ نہیں دی۔ اب جبکہ میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء امتحانات سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اور وہ بخوبی اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مجالس کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور جلد تر اپنے نمائندگان کے نام مرکز میں بھجوانے چاہئیں۔ تا دفتر مرکزیہ ان کے مطابق انتظامات کر سکے۔

مجالس اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ جماعت احمدیہ ترقی کرنے والی جماعت ہے۔ اس کے نوجوانوں کو ہر قدم پہلے سے آگے بڑھنا چاہیئے۔ اس مرتبہ کورس میں شریک ہونے والے خدام کی تعداد کم از کم ستر ۷۰ اسی ۸۰ تک ضرور پہنچ جانی چاہیئے۔

مجالس اپنے نمائندگان کے اخراجات کے لئے کم از کم بیس روپے فی نمائندہ جلد تر بھجوا دیں۔ نمائندے بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے۔

(۱) نمائندہ کو کم از کم چودہ دن تک مرکز میں ٹھہرنا ہوگا۔

(۲) موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں

(۳) نمائندہ اردو لکھنا پڑھنا جانتا ہو۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔

(۴) آٹھ کاپیاں نصف دستہ والی اور ایک قلم یا پنسل ساتھ ہو۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تین ۳ اشعار

کوٹ پتلون ہے کالر ہے نہ ٹائی اپنی	گولڈن واچ سے واقف نہ کلائی اپنی
بستر اپنا ہے نہ تکیہ نہ رضائی اپنی	چند اشعار زباں پر ہیں کمائی اپنی
ہاں مگر دل کو تسلی ہے کہ سنتے ہیں حسن	ہو خدا اپنا تو ہے ساری خدائی اپنی

حسن رہتاسی مرحوم

ضروری اطلاع

ایک نوجوان مسمی نظام الدین پسر مہر اللہ دتا صاحب احمدی مہاجر ویرووال ضلع امرتسر ساکن لائلپور شہر کے متعلق شکائت پہونچی ہے کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ حافظ آباد سے چالیس روپے نقد کچھ کاغذات اور رسید بک وغیرہ لے کر غائب ہو گیا ہے۔ احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اس شخص سے محتاط رہیں اور نظارت ہذا کو اس کی نقل و حرکت کے متعلق اطلاع دیں۔ نظام الدین کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ قد تقریباً ۵½ فٹ۔ رنگ گورا۔ سامنے کے دانت چوڑے۔ چہرہ گول۔ آنکھیں موٹی۔ پیشانی کشادہ۔ آواز قدرے موٹی عمر ۲۰-۲۲ سال

نوٹ۔ نظارت ہذا کی طرف سے اس شخص کے متعلق پہلے بھی اس قسم کا اعلان اخبار الفضل مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۵۱ء میں شائع کیا جا چکا ہے۔ لیکن باوجود ایسے اعلان کے بعض دوست اس شخص کے دھوکہ میں آکر نقصان اٹھا رہے ہیں۔ یہ شخص منشی عبد الخالق صاحب کی رشتہ داری کا حوالہ دے کر روپے بٹورتا ہے۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

اخبار "آزاد" کی غلط بیانی

احراریوں کے اخبار "آزاد" مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۵۱ء کے صفحہ اول پر بعنوان "مرزائی مبلغ کا قبول اسلام" خبر شائع ہوئی ہے۔ جس میں کسی عبد المنان شاہ کو جماعت احمدیہ کا مشہور مبلغ ظاہر کر کے اوکاڑہ سے اس کے ارتداد کا اعلان کرایا گیا ہے۔ حالانکہ مقامی طور پر یہاں کوئی مبلغ نہیں۔ نہ ہی مرکز کی طرف سے اس نام کا کوئی مبلغ اوکاڑہ میں کبھی آیا ہے۔ اور مرکز میں اس نام کا کوئی مشہور یا غیر مشہور مبلغ نہیں ہے۔

سیکرٹری تبلیغ اوکاڑہ

امراء و صدر جماعت ہائے سرحد کو ہدایات

(۱) حسب منشاء مجلس مشاورت سال ۱۹۵۰ء منعقدہ بمقام ربوہ اضلاع سرحد کے امراء و صدر اپنے اپنے مرکز ضلع میں ایک مقررہ میعاد پر جمع ہو کر ضلع کا امیر منتخب کریں۔ اور اس کا نام مرکز سلسلہ میں بمعہ رودانس بغرض منظوری ارسال کر دیں

(۲) امیر ضلع اپنی ایک مجلس عاملہ کم از کم پانچ افراد کی مقرر کرے۔ جس کے ممبر ضلع کی جماعتوں کے صدور اور امراء ہوں گے۔

(۳) مجلس عاملہ ہر تین ماہ میں ایک مجلس عامہ قائم کریں گے۔ جس میں اس ضلع کے اہم امور باہم مشورہ سے طے کریں۔ اور اس فیصلہ کی منظوری امیر صوبہ سے حاصل کریں۔

(۴) ہر امیر ضلع ضلع کے بالغ لڑکوں اور لڑکیوں کی فہرست ایک رجسٹر میں اپنے پاس رکھے۔ اور ان کے والدین کے مشورہ اور رضامندی سے باہم رشتوں کو ممکن بنائیں اور مشکلات کو حل کریں۔

(۵) ہر امیر ضلع بالغ افراد جماعت کی فہرست اپنے پاس رکھے۔ جن کو انتخاب ممبران اسمبلی کے ووٹ کا حق حاصل ہے۔ ان کی تعداد معلوم ہو خواہ مرد ہوں یا عورتیں

(۶) مسلم لیگ کی طرف سے کھڑے ہوئے امیدوار کو ووٹ دیئے جائیں۔ مگر امیدوار سے پوری اطمینان حاصل کی جائے۔ کہ وہ اس مفاد اور حقوق کا خیال رکھے گا۔

(۷) شرائط رشتہ۔ (۱) لڑکا اور لڑکی احمدی ہوں (۲) اخلاق اور چال چلن درست ہو (۳) صحت جسمانی عمدہ ہو (۴) لڑکا اپنا گزارہ کر سکتا ہو۔ لڑکی خانہ داری سے واقف ہو (۵) لڑکا لڑکی باہم رضامند ہوں۔ (۶) فریقین کے ولی راضی ہوں (۷) مہر تا حد استطاعت دولہا ہو (۸) دولہن کے لیے بنارسی دوپٹہ اور کم خواب کا جوڑہ خارج ہو (۹) لباس حسب استطاعت ہو۔ (۱۰) زیورات حد مہر ہوں (۱۱) نکاح کے وقت مٹھائی حسب توفیق تقسیم ہو۔ (۱۲) دعوت ولیمہ حسب توفیق ہو اور تیسرے دن بعد رخصتانہ ہو۔ (۱۳) دونوں فریق اپنے اپنے مہمانوں کا اپنے مکان پر خرچ برداشت کریں۔ (۱۴) مہمان حتی الوسع محدود ہوں (۱۵) دولہن کا جہیز تین جوڑے سے زیادہ نہ ہو۔ (۱۶) حتی الوسع اخراجات میں کمی ہو اسراف نہ ہو۔

قاضی محمد یوسف احمدی امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد

تحریک "چندہ خاص" برائے تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ کے وعدوں کی میعاد میں توسیع

چندہ خاص برائے تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ قادیان کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ مارچ مقرر کی گئی تھی۔ مگر چونکہ متعدد جماعتوں کی طرف سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ وہ ابھی فہرستیں تیار کر رہی ہیں۔ لہذا جماعتوں کی سہولت کے لئے وعدوں کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کرتے ہوئے بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ تحریک چندہ خاص میں وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہوگی جن جماعتوں نے تاحال وعدے نہیں بھجوائے ان کو چاہیئے کہ اس توسیع میعاد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بلا توقف وعدے مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نیز وصولی کے لئے بھی جلد از جلد کوشش کریں تا تعمیر کے کام میں کمی آمد کی وجہ سے تاخیر نہ ہو۔

ناظر بیت المال قادیان

اوکاڑہ میں یوم تبلیغ کس طرح منایا گیا

۲۵ مارچ یوم تبلیغ منانے کیلئے احباب جماعت کے دس مختلف وفد بنائے گئے۔ مگر اس دن بارش ہو جانے کی وجہ سے تین وفد باہر نہ جا سکے اور باقی سات وفود نے تبلیغی کام میں حصہ لیا۔ جن میں سے چار وفود نے دیہات میں تبلیغ کی۔ دو نے شہر میں اور ساتواں وفد جو کہ مستورات کا تھا اس نے اوکاڑہ میں زنانہ تعلیم یافتہ طبقہ تک پیغام حق پہنچایا۔ تمام وفود نے مجموعی طور پر ۲۰۹ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور ۶۳ احباب کو زبانی پیغام حق پہنچایا۔

سیکرٹری تبلیغ اوکاڑہ

ضرورت ہے

تحریک جدید انجمن احمدیہ کی کار کے لئے ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ تنخواہ اور الاؤنس حسب لیاقت دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوائیں۔

نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
۵ راپریل ۱۹۵۱ء

احراریوں کی نظر میں احمدیت کی شان

اپنی اشاعت ۶ راپریل ۱۹۵۱ء میں معاصر سہ روزہ "آزاد" ترجمان مجلس احرار" نہر سویز اور دشمن اسلام" کے زیر عنوان افتتاحیہ میں لکھتا ہے۔

"صرف مصر ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلامی کو اس امر پر انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ فوراً انگریز کو نہر سویز سے بے دخل کر کے باہر کرنا چاہیئے۔ جب تک انگریز وہاں سے دفع نہیں ہو گا۔ اس وقت تک عالم اسلامی کا اتحاد اور اتفاق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ وہاں پر بیٹھا ہوا کبھی اپنی کسی ۶ ... مہرے کو سامنے لے آتا ہے اور کبھی اسرائیل کی پیٹھ ٹھونکتا ہے۔ اور کبھی رجعتی سیاست کے قبضہ کی وجہ سے خود فوج لے کر سامنے آجاتا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر بھی ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ انگریز کی چالوں کو عملی جامہ پہنانے والا اس کا دست راست "مرزائی" ہے۔ یہ اس کا اسی مقصد کے لئے خود کاشتہ پودا ہے، ہر اس ملک میں تبلیغ کے نام پر پھیلا ہوا ہے۔ جہاں پر انگریز کی جاسوسی کر کے اس کی چالوں کو بروئے کار لانا ہوتا ہے۔ آجکل افریقہ میں انگریز کی زیادہ خدمت انجام دے رہا ہے"

بات دراصل یہ ہے کہ ہم نے احراریوں کو اور دیگر اسلامی کہلانے والی جماعتوں اور علمائے اسلام کہلانے والوں کو یہ دعوت دی ہے کہ وہ اپنے ملک میں فتنہ و انتشار پھیلانے کی بجائے غیر اسلامی ممالک میں تبلیغ اسلام کریں اور بجائے احمدیوں کے راستہ میں روڑے اٹکانے اور ان کی ترہیب و تخویف کرنے کے انکے دس دس مشنوں کے مقابلہ میں ایک ایک ہی مشن کھول کر دکھائیں۔ مگر چونکہ مجلس احرار صرف چند ذاتی انتفاع کرنے والوں کی ٹولی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اور جو کچھ وہ چندوں وغیرہ کی صورت میں یا بلیک میل کر کے بھولے بھالے مسلمانوں سے ہتھیاتی ہے۔ اس کے سرگروہ اپنے عیش و عشرت میں صرف کر دیتے ہیں۔ اور بے کار رہنے کی وجہ سے گھر کا خرچ چلاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو اپنا کوئی ذرا سا بھی کام نہیں دکھا سکتے۔ اس لئے وہ مجبور ہیں کہ جماعت احمدیہ کے جہاد فی سبیل اللہ کو اور اس کی کامیابیوں کو سیدھے سادھے مسلمانوں کو بھڑکانے کے لئے ایسے رنگ میں ظاہر کریں۔ کہ ان کی تخریبی کارروائیوں پر پردہ بھی پڑا رہے۔ اور مسلمان بجائے جماعت احمدیہ کے عظیم الشان تبلیغی کام سے متاثر ہونے کے اس کے خلاف مشتعل ہوتے رہیں۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ الٰہی جماعتوں کے دشمن ہمیشہ یہ ہتھکنڈا استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ لیکن قرآن کریم ساتھ ہی یہ بھی بتاتا ہے کہ دشمنوں کا یہ ہتھکنڈا ہمیشہ ناکام ہوتا رہا ہے۔ اور جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ کی صداقت ہمیشہ پایۂ ثبوت کو پہونچتی رہی ہے۔

دشمن افتراء طرازی کر کے سمجھتا ہے کہ اس نے بڑا تیر مارا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ دشمن کی افتراء طرازی بذات خود حق پرستوں کے استقلال اور استحکام کی بنیادیں بن جاتی ہے۔ اب ذرا "آزاد" کی عبارت کے آخری حصہ کو ملاحظہ فرمایئے۔ وہ چاہتا تو یہ ہے کہ اس افتراء کو پڑھ کر عوام جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل ہو جائیں۔ اور انگریز نے مسلمانان عالم کو جو نقصانات پہونچائے ہیں۔ اس کا ذمہ وار جماعت احمدیہ کو ٹھہرائیں مگر . . . . .

انگریز ہندوستان میں سنہ ۱۶۰۰ء میں وارد ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انیسویں صدی عیسوی کے اواخر میں جماعت احمدیہ کھڑی کی۔ کیا "مرزائیت" اپنی پیدائش سے بھی دو سو سال پہلے انگلستان میں جا کر انگریز کو یہاں لوا لائی تھی کہ آؤ یہاں احراری مسلمانوں کا راج ہے۔ ہم تمہاری جاسوسی کریں گے۔ اور تم کو فتحیاب بنائینگے

پھر لطف یہ ہے کہ "مرزائیت" انگریز کا خود کاشتہ پودا بھی ہے۔ یعنی انگریز نے "مرزائیت" کی پیدائش سے دو سو سال سے بھی پہلے یہاں اسکا پودا لگا دیا تھا۔ جو ان کے آنے کے وقت اتنا بڑا ہو گیا تھا۔ کہ خود جا کر انگریزوں کو ہندوستان میں لوا لایا اس کو کہتے ہیں پنجابی میں "ایانا بات کرے اور سیانا قیاس کرے" کتنی پتے کی بات ہے احراری ترجمان کی؟

یہی نہیں بلکہ "آزاد" کے نظریہ افترائیہ کے مطابق انگریز نے بعد میں جو ترقی کی ہے۔ اور جس طرح وہ تمام دنیا پر چھا گیا ہے۔ اور جو جو ایجادیں اس نے کی ہیں وہ سب "مرزائیوں" کی جاسوسی کے طفیل ہیں ورنہ وہ بیچارا تو نرا "گھگھو" ہے۔ انگریز کی تاریخ کے بنیادی معمار تو بقول "آزاد" "مرزائی" ہیں:-

یہ جو اس نے بڑے بڑے سائنسدان فلسفی۔ کمانڈر سیاست دان پیدا کئے ہیں۔ سب کی تربیت "مرزائی" جاسوس کرتے رہے ہیں۔ گویا آج تک جتنا بھی کمال انگریز نے حاصل کیا ہے وہ سب اپنے خود کاشتہ پودے "مرزائیت" کی طفیل حاصل کیا ہے۔ مشرق و مغرب میں انگریز کی دھاک مرزائیوں نے بٹھائی ہے۔ بڑے بڑے دخانی جہاز۔ ہوائی جہاز، بمبار۔ سامان حرب و ضرب پالیسی سب کچھ "مرزائیت" کا فیض ہے۔ اب ایٹم بم بھی "مرزائیوں" نے ہی ایجاد کر کے ان کو دے دیا ہے۔ کہ جاؤ ناگاساکی اور ہیروشیما پر گراؤ۔ اور فتح پاؤ۔ اور روس کو ڈراؤ۔ کتنی طاقت ہے "مرزائیوں" کے پاس۔ تبلیغ اسلام کا بہانہ کر کر کے انگریز کو مضبوط بناتے چلے جاتے ہیں۔ تاکہ اور کچھ نہ ہو۔ تو کم سے کم احراریوں کو انگریز کے خلاف لفاظی کا توپخانہ کھولنے کے لئے موقعہ ملے۔ تاکہ اس توپ خانے کی مار سے اسلامی ممالک انگریزوں سے خالی ہوتے چلے جائیں۔ اور احراری اور جماعت اسلامی حکومتیں قائم کرتی چلی جائے۔ اور دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو جائے۔

اے بھائیو! اے احراریو! افتراء کرتے وقت کچھ تو سوچ لیا کرو۔ تم جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو غیر تشریعی امتی نبی بھی نہیں مانتے۔ بے ہوشی میں یہ بات ثابت کر گئے ہو کہ "مرزائیت" ہی "خدائی" ہے ؛

طلباء کی ہڑتال

اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسان کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان کو با خدا انسان بناتا ہے۔ با اخلاق انسان وہ ہوتا ہے جو کم از کم انسانوں کے باہمی تعلقات میں آئین اخلاق اور حفظ مراتب کا پابند ہو۔ اور اپنے جائز و ناجائز مطالبات کسی ایسی طاقت سے منوانے کی کوشش نہ کرے جو اخلاق کے قوانین کو توڑنے والی ہو۔ بلکہ اپنے جائز مطالبات کو منوانے کے لئے صرف آئینی طریقے اختیار کرے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فتنہ و فساد کو قتل سے بھی سخت بیان فرماتا ہے۔ ہڑتال خواہ کام ترک کرنے تک محدود ہو بھوکا رہنے تک بڑھ جائے فتنہ و فساد کی ہی ایک قسم ہے اور بدترقسم اور اسلام میں سراسر ناجائز قرار دی گئی ہے۔ خاصکر بھوک ہڑتال تو پرلے درجہ کی بزدلی بھی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مطالبات جن کو منوانے کے لئے یہ وسیلہ اختیار کیا جاتا ہے عقلاً نہایت کمزور ہیں۔ اور ان کو منوانے کے لئے کوئی معقول دلیل موجود نہیں۔

آجکل جبکہ رائے عامہ کی طاقت اتنی بڑھ گئی ہے کوئی معقول بات ایسی نہیں جو ضدی سے ضدی صاحبان اقتدار سے منوائی نہ جا سکے۔ یہ ناممکن ہے کہ ہمارے مطالبات معقول ہوں اور پریس اور پبلک ان کے پیش کرنے پر متاثر نہ ہو سکے۔

طلباء کی حالیہ شورش اور بھوک ہڑتال جو انہوں نے امتحانات کی تاریخ آگے ڈالنے کے لئے یونیورسٹی کے خلاف کی ہے۔ اس لحاظ سے ضرور قابل مذمت ہے۔ ان کو چاہیئے تھا کہ اپنے مطالبات معقول طریقے پر پیش کرتے۔ اور اگر ارباب اختیار ان کے معقول مطالبات کو نہ مانتے۔ تو رائے عامہ کے ذریعہ اثر ڈالتے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ تمام پریس ان کی حمایت کرتا۔ اور اس طرح بڑی توقع ہو سکتی تھی کہ ان کو کامیابی ہوتی۔ اور اگر کسی طرح ان کے مطالبات نہ بھی مانے جاتے۔ تو ان کو چاہیئے تھا کہ وہ صبر سے کام لیتے۔ مگر ایسی حرکات نہ کرتے جو فتنہ و فساد کے مترادف سمجھی جاتی ہیں۔

پاکستان ہمارا وطن ہے اور جن لوگوں کے ہاتھ میں ہم نے اختیارات سونپے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو کاروبار کی انجام دہی میں مدد کریں۔ آخر سوچنا چاہیئے کہ یونیورسٹی کے ارباب اختیار کو طلباء سے ذاتی دشمنی نہیں۔ بفرض محال اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے تو طلباء کو چاہیئے تھا کہ تحمل سے کام لیتے۔ اور ایسا رویہ نہ اختیار کرتے۔ جس سے فریقین کو نقصان پہنچا ہے۔

دوسری طرف ہم ارباب اختیار سے یہ بھی عرض کرتے ہیں۔ کہ اگرچہ طلباء نے غلط رویہ اختیار کیا ہے۔ اور اس سے نقصان ہوا ہے پھر بھی اگر ان کے مطالبات معقول ہیں تو گزشتہ باتوں کو نظر انداز کر کے ان پر ضرور غور کرے۔ اور محض ضد یا پرسٹیج کے نقطۂ نظر سے ان کو نہ ٹھکرائے اگرچہ معاملہ اب نہایت نازک صورت اختیار کر چکا ہے۔ مگر پھر بھی ہمیں چاہیئے کہ معقولیت کو کسی خیال سے بھی ترک نہ کیا جائے۔ اور ایسی روش اختیار کی جائے۔ جس سے کسی کو نقصان نہ ہو ؛

ولادت

(۱) خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ۱۵ اور ۱۶ مارچ ۱۹۵۱ء کی درمیانی شب فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشد احمد نام رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مولود کو لمبی اور صالح عمر دے۔ اور خادم دین بنائے۔

غلام محمد پرویز سیکرٹری تعلیم و تربیت گنج مغلپورہ

(۲) خدا تعالےٰ کے فضل و رحم کے ساتھ میرے لڑکے عزیز عبدالرحیم کے ہاں ۲/۱۵ کو پہلی لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ احباب مولودہ کی درازیٔ عمر صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ [illegible]

اسلامی شعار کی اہمیّت

اسلام نے ظاہر سے تعلق رکھنے والے احکام کیوں صادر کئے ہیں؟

(از مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے)

(۲)

اسلامی شعار سے کیا مراد ہے؟

اس سلسلے میں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام نے دنیا کو مزرعۃ الآخرۃ قرار دیا ہے۔ یعنی آخرت کی کھیتی۔ پس تمام وہ امور جو ہمارے اندر غیر سنجیدہ پن پیدا کریں۔ ہماری روحانی ترقی میں روک بنیں۔ وہ ناپسندیدہ اور شعار اسلامی کے اخلاق ہوں گے۔ خواہ ان کی مناہی کے احکام صریح طور پر شریعت میں مذکور نہ ہی ہوں۔ لہو و لعب میں انہماک۔ موسیقی اور راگ وغیرہ اسی روح کے ماتحت اسلام نے ناپسندیدہ اور بعض حالات میں ممنوع قرار دیئے ہیں۔ اور انہیں لہو الحدیث میں شامل کیا ہے۔ یعنی ایسے امور جن کے ذریعہ سے انسان اللہ تعالےٰ کو بھول جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیر علم (لقمان ع ۱ پ ۲۱) یعنی لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں۔ کہ خدا سے غافل کرنے والی باتوں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس کا انجام یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ امور انہیں ان کے حقیقی مقصد یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اس کی محبت کے حصول کے رستے سے ہٹاتے ہیں۔ اور یہ صرف ان کی نادانی اور عدم معرفت علم کی وجہ سے ہوتا ہے یعنی انہوں نے محبت الٰہیہ کا مزا نہیں چکھا۔ اور نہ انہیں اسکی لذت کا کچھ بھی علم ہے۔ اس لئے وہ نادانی سے نہایت ادنیٰ باتوں اور حقیر ترین لذات کی طرف جھک کر اپنی منزلِ مقصود سے دور جا گرتے ہیں۔ پس ہر وہ لباس۔ ہر وہ مشغلہ اور ہر وہ کام جو ہمیں دینی امور کی سرانجام دہی سے روکے اور انابت الی اللہ سے غافل کرے۔ وہ ناپسندیدہ ہوگا۔

جس شخص کا مقصد دیدار الٰہی اور محبت الٰہی کا حصول ہو۔ وہ جائز و ناجائز کا سوال نہیں اٹھایا کرتا۔ بلکہ اس کے لئے ہر وہ امر جو محبوب کے وصال میں تاخیر کا باعث بنے ناجائز ہوتا ہے۔ ہر وہ بات خواہ وہ جائز ہی ہو۔ لیکن اس کے فرائض کو پورا کرنے میں روک بنے وہ اس کے لئے ناجائز ہو جاتی ہے ایک سچا مومن تو خدا تعالےٰ سے ہر وقت اس بات کا طالب ہوتا ہے۔ کہ اسے قربانیوں کے نئے سے نئے مواقع ملیں۔ تا اسے اللہ تعالےٰ کے قرب میں بیش از پیش ترقی نصیب ہو چنانچہ اسی کے پیش نظر قرآن کریم نے ہمیں یہ دعا سکھلائی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ یعنی مومن اپنی موجودہ حالت پر کبھی قانع نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اپنے سے بڑھ کر منعم علیہ گروہ کے رستے کا ہمیشہ مطالبہ کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام قرآن کریم میں دعا کرتے ہیں۔ کہ ارنا مناسکنا وتب علینا (البقرہ ع ۱۵) کہ اے خدا ہمیں مزید قربانیوں کے مواقع میسر کر اور ہم پر مزید رحمت کا نزول فرما۔ پس ایک سچے مومن کے لئے ہر وہ چیز جو غفلت کا موجب ہو۔ ناپسندیدہ ہے۔ اگرچہ یہ معیار مختلف حالات و ازمنہ میں اپنی صورت بدل سکتا ہے۔ یعنی ہو سکتا ہے کہ ایک چیز ایک خاص زمانہ اور بعض مخصوص حالات میں غفلت کا موجب ہوتی ہو۔ لیکن فی ذاتہٖ وہ بُری نہ ہو۔ بعض مخصوص حالات میں ہم اسے ضرور مجرا رکھیں گے۔ اور اس سے اجتناب کرنے کی تلقین کریں گے۔ چنانچہ اسکی توضیح کے لئے میں یہاں بخاری شریف کی دو حدیثیں نقل کئے دیتا ہوں۔

عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا ان النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم صلّی فی خمیصۃ لھا اعلامٌ فنظر الی اعلامھا نظرۃ فلما انصرف قال اذھبوا بخمیصتی ھذا الی ابی جھم فانھا الھتنی اٰنفاً عن صلاتی۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ) یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھی جو منقش تھی۔ تو نماز میں آپ کی توجہ اس کے نقوش کی طرف چلی گئی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ اس چادر کو ابی جہم کے پاس پہنچا دو۔ (اور واپس کر دو) کیونکہ اس نے میری نماز سے مجھے غافل کر دیا تھا۔

اسی طرح حدیث میں ہے۔ کہ عن انس رضی اللّٰہ عنہ قال کان قرامٌ لعائشۃ سترت بہٖ جانب بیتھا فقال النبیّ صلے اللّٰہ علیہ وسلم امیطی عنی قرامکِ فانہ لاتزال تصاویرہٗ تعرض فی صلوٰتی۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ) یعنی حضرت عائشہ رضؓ نے سرخ اون کے منقش پردوں سے اپنے گھر کے ایک طرف میں پردہ کیا ہُوا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ ان پردوں کو یہاں سے ہٹا دو۔ کیونکہ نماز میں میری توجہ اس کے نقوش اور اسکی تصاویر کی طرف منتقل ہو گئی تھی۔ ثابت ہُوا۔ کہ مومن کے لئے ہر اس چیز سے احتراز واجب ہے۔ جو اس کے دل میں روحانی اور دینی امور سے غفلت پیدا کرے۔

اس کے بعد یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ بعض باتیں اپنی ذات میں بُری نہیں ہوتیں۔ اور نہ اپنی ذات میں وہ غفلت پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ لیکن وہ بعض بُرے امور یا بعض بُرے لوگوں سے منسوب ہو جاتی ہیں۔ یا ان چیزوں کے ذریعہ سے ہم ذہنی طور پر بعض ممنوعات کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان سے احتراز لازم ہو جاتا ہے۔ یا کم از کم ایک وقت تک ان سے علیحدہ رہنا ضروری ہوتا ہے۔ ڈاڑھی رکھنے کا حکم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب دیا۔ تو اسکی ایک وجہ یہ بیان فرمائی۔ کہ خالفوا المشرکین۔ یعنی اسی ذریعہ سے تم مشرکین سے مغائرت و مخالفت اختیار کرو۔ ضمنی طور پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آج اگر بعض مشرک ڈاڑھی رکھنا شروع کر دیں۔ تو مسلمان ڈاڑھیاں منڈانی شروع کر دیں۔ ابتداءً اسکی یہ وجہ بیان کی گئی ہے۔ آئندہ کے لئے یہ چیز ہمارے مستقل شعار کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ اور اس حیثیت کو کوئی شخص بعد میں تبدیل نہیں کر سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد میں جب شراب حرام کی گئی۔ تو شراب کے بعض مخصوص برتنوں تک کا دوسرا عام استعمال بھی تاکیدی طور پر منع کر دیا گیا۔ تا انہیں دیکھ کر لوگوں کے ذہن شراب کی طرف منتقل نہ ہوں۔ بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر کہ اب شراب سے صحابہؓ بہت متنفر ہو چکے ہیں۔ ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دیدی۔

پس وہ ہیئت اور وہ اطوار اور وہ لباس جو اس وقت اسلام کی مخالف مغربی اقوام اور ان کی تہذیب سے مخصوص ہو گئے ہیں۔ وہ کم از کم اس وقت تک کے لئے جب تک کہ اسلام اور مغربیت کی جنگ لڑی جا رہی ہے۔ ناپسندیدہ ہوں گے۔ اگر ہم خود ہی مغربیت کی ذہنی غلامی کے شکار رہوں۔ اور ان کے فیشنوں کو اچھا سمجھیں۔ اور ان کی نقل میں اپنی عزت محسوس کریں۔ تو ہم اسلام کے سپاہی ہونے کا کس منہ سے دعویٰ کر سکتے ہیں۔ پس ہر وہ لباس اور ہر وہ ہیئت جس میں مغربیت کی کوئی صورت پائی جائے۔ اور اسے اسی نقطۂ نگاہ سے اختیار کیا جائے۔ ہمارے نزدیک ناپسندیدہ ہوگی۔ کیونکہ من تشابہ بقوم فھو منھم (ابوداؤد) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص کسی قوم سے مشابہت پیدا کرتا ہے۔ وہ انہی میں سے ہو جاتا ہے اور ہو تا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ مغربی تہذیب کی بعض باتیں اپنی ذات میں مفید ہوں۔ لیکن چونکہ وہ ان کی تہذیب کا مخصوص رکن بن گئی ہیں۔ اس لئے عارضی طور پر اپنی انفرادیت کو برقرار رکھنے کے لئے اور مغربی تہذیب کی بہرحال مخالفت کرنے کی نیت سے ہم اس مفید چیز کو بھی چھوڑ دیں گے۔ جیسا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عارضی طور پر شراب کے برتنوں تک کو چھوڑ دیا تھا۔ ہاں جن باتوں کا پہلے سے ہی اسلام نے حکم دیا ہے۔ ان میں سے بعض مغرب والوں نے اپنائی ہوئی ہیں۔ ان کے اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ وہ تو ہماری ہی چیزیں ہیں۔ جو اہل مغرب نے ہم سے ہی مستعار لی ہیں۔

اس وقت مغربی تہذیب دنیا پر مسلط ہے مغربیت کی ہر چیز مادیت۔ دنیا پرستی۔ حرص اور لالچ کی بنیاد پر قائم ہے۔ اگر ہمیں اس تہذیب کا دنیا سے قلع قمع کرنا ہے۔ تو ہمیں پورے جوش و خروش کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ اور اسکی ذہنی غلامی سے بچنے کے لئے جہاں تک ہو سکے۔ اسکی مخالفت کرنی ہوگی۔ تاہم کسی رنگ میں بھی مغربیت کے رنگ میں رنگین نہ ہوں۔ آج دنیا میں ہم وہی نقشہ دیکھ رہے ہیں۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا میں نظر آتا تھا۔ چنانچہ قرآن کریم اس حالت کا نقشہ یوں بیان کرتا ہے۔ تاللّٰہ لقد ارسلنا الیٰ امممٍ من قبلک فزین لھم الشیطٰن اعمالھم فھو ولیھم الیوم ولھم عذابٌ الیم۔ (النحل ع ۸ پ ۱۴) یعنی اے محمد رسول اللہ تجھ سے پہلے امتیں گمراہی میں مبتلا ہوئیں۔ اور ہم نے ان کی طرف اپنے رسول بھیجے لیکن شیطان نے ان کے بُرے اعمال کو ان کی نظروں میں خوبصورت کر کے دکھلایا۔ آج بھی شیطان دنیا والوں کا آقا و مولیٰ بنا ہُوا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ یہ لوگ عذاب الیم میں گرفتار ہوں گے۔ موجودہ زمانے کی تہذیب اور اس کے علمبرداروں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ الذین ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعاً (کہف ع ۱۲) یعنی یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کی ساری کوششیں دنیا کے حصول میں ہی صرف ہو کر رہ گئی ہیں۔ اور طلب دنیا ہی ان کی نظروں میں حسین ترین مشغلہ ہے۔ اور آخرت کی طرف یہ لوگ آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔

پس اگر ہم اسلام کے سپاہی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تو ہمیں اس تہذیب کے نام و نشان کو دنیا سے مٹانا ہوگا۔ اور پوری ہمت اور عصبیت کے ساتھ اس کے مخصوص نشان کی مخالفت کرنی ہوگی۔ اس تہذیب کی قائم کردہ اقتدار کو بدلنا ہوگا۔ اور یہ خدائے علیم و خبیر کی پیشگوئی ہے۔ کہ اس تہذیب کی موت ہمارے ہاتھوں مقدر ہے۔ جو لوگ اس تہذیب کی نقل میں عزت محسوس کرتے ہیں۔ وہ خطاکار ہیں۔ کیونکہ یہ تہذیب خدا کی نظر میں ذلیل ہے۔ اور عنقریب دنیا میں بھی ذلیل ہونے والی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں ہمارا پیدا کرنے والا فرماتا ہے و للّٰہ العزۃ و لرسولہٖ و للمومنین ولٰکن المنافقین لا یعلمون (المنافقون ع ۱ پ ۲۸) یعنی دنیا میں آخرکار اللہ اس کے رسولؐ اور مومنوں کی ہی عزت دائمی طور پر قائم ہوگی۔ اور الٰہی پیشگردہ باتوں کو توقیر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ مگر افسوس کہ دورنگی اختیار کرنے والے کمزور ایمان اور سادہ لوح لوگ اس حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔

"دردِ دل سے ایک دعوت قوم کو"

از تحریرات حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(مندرجہ ذیل مضمون صیغہ نشر و اشاعت ربوہ نے بطور ٹریکٹ شائع کیا ہے)

رسالہ اربعین شائع کرنے کی وجہ

"میں نے اپنا رسالہ اربعین اس لئے شائع کیا ہے کہ مجھ کو کاذب اور مفتری کہنے والے سوچیں کہ یہ ہر ایک پہلو سے خدا کا فضل جو مجھ پر ہے ممکن نہیں کہ بجز غایت درجہ کے مقرب اللہ کے کسی معمولی ملہم پر بھی ہو سکے۔ چہ جائیکہ نعوذ باللہ ایک مفتری بدکردار کو یہ شان اور مرتبہ حاصل ہو"

قوم سے خطاب

"اے میری قوم! خدا تیرے پر رحم کرے۔ خدا تیری آنکھیں کھولے۔ یقین کر کہ میں مفتری نہیں ہوں خدا کی ساری پاک کتابیں گواہی دیتی ہیں کہ مفتری جلد ہلاک کیا جاتا ہے۔ اس کو وہ عمر ہرگز نہیں ملتی جو صادق کو مل سکتی ہے۔ تمام صادقوں کا بادشاہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس کو وحی پانے کے لئے تئیس برس کی عمر ملی۔ یہ عمر قیامت تک صادقوں کا پیمانہ ہے اور ہزاروں لعنتیں خدا کی اور فرشتوں کی اور خدا کے پاک بندوں کی اس شخص پر ہیں جو اس پاک پیمانہ میں کسی خبیث مفتری کو شریک سمجھتا ہے۔ اگر قرآن کریم میں لو تقوّل بھی نازل نہ ہوتی اور اگر خدا کے تمام نبیوں نے نہ فرمایا ہوتا۔ کہ صادق کا پیمانۂ عمر وحی پانے کا کاذب کو نہیں ملتا۔ تب بھی ایک سچے مسلمان کی وہ محبت جو اپنے پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہونی چاہیئے کبھی اسکو اجازت نہ دیتی کہ وہ یہ بے باکی اور بے ادبی کا کلمہ منہ پر لا سکتا۔ کہ یہ پیمانۂ وحی نبوت۔ یعنے تئیس برس جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا یہ کاذب کو بھی مل سکتا ہے پھر جس حالت میں قرآن شریف نے صاف لفظوں میں فرما دیا کہ اگر یہ نبی کاذب ہوتا تو یہ پیمانۂ عمر وحی پانے کا اسکو عطا نہ ہوتا۔ اور توریت نے بھی یہی گواہی دی اور انجیل نے بھی یہی تو پھر کیا اسلام اور کیسی مسلمانی ہے کہ ان تمام گواہیوں کو صرف میرے بغض کے لئے ایک ردّی چیز کی طرح پھینک دیا گیا۔ اور خدا کے پاک قول کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا۔ میں سمجھ نہیں سکتا۔ کہ یہ کیسی ایمانداری ہے کہ ہر ایک ثبوت جو پیش کیا جاتا ہے اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور وہ اعتراضات بار بار پیش کرتے ہیں جن کا صدہا مرتبہ جواب دیا گیا ہے۔ اور جو صرف میرے پر ہی نہیں ہیں۔ بلکہ اگر اعتراض ایسی باتوں کا ہی نام ہے جو میری نسبت بطور نکتہ چینی ان کے منہ سے نکلتے ہیں تو ان میں تمام نبی شریک ہیں۔ میری نسبت جو کچھ کہا جاتا ہے پہلے سب کچھ کہا جاتا رہا ہے"

میرا عین صدی کے سر پر آنا اور پھر خدا کا سورج اور چاند کو گرہن لگانا میری سچائی کی دلیلیں ہیں

"ہائے یہ قوم نہیں سوچتی کہ اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں تھا تو کیوں عین صدی کے سر پر اس کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور پھر کوئی بتلا نہ سکا کہ تم جھوٹے ہو۔ اور سچا فلاں آدمی ہے۔ ہائے یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ اگر مہدی معہود موجود نہیں تھا تو کس کے لئے آسمان نے خسوف کسوف کا معجزہ دکھلایا۔ افسوس! یہ بھی نہیں دیکھتے کہ یہ دعوے بے وقت نہیں۔ اسلام اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر فریاد کر رہا ہے کہ میں مظلوم ہوں۔ اور اب وقت ہے کہ آسمان سے میری نصرت ہو تیرھویں صدی میں ہی دل بول اٹھے تھے کہ چودھویں صدی میں ضرور خدا کی نصرت اور امداد آئے گی بہت سے لوگ قبروں میں جا سوئے جو رو رو کر اس صدی کی انتظار کرتے تھے۔ اور جب خدا کی طرف سے ایک شخص بھیجا گیا تو اس خیال سے کہ اس نے موجودہ مولویوں کی طرح ساری باتیں تسلیم نہیں کیں اس کے دشمن ہو گئے"۔

ہر نبی کی آمد پر لوگوں کو ٹھوکر لگی

مگر ہر ایک خدا کا فرستادہ جو بھیجا جاتا ہے۔ ضرور ایک ابتلا ساتھ لاتا ہے۔ حضرت عیسےٰؑ جب آئے تو بد قسمت یہودیوں کو یہ ابتلا پیش آگیا کہ ایلیا دوبارہ آسمان سے نازل نہیں ہوا۔ اور ضرور تھا کہ پہلے ایلیا آسمان سے نازل ہوتا تب مسیح آتا۔ جیسا کہ ملاکی نبی کی کتاب میں لکھا ہے۔ اور جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو اہل کتاب کو یہ ابتلا پیش آیا کہ یہ نبی اسرائیل میں سے نہیں آیا۔ اب کیا ضرور نہ تھا کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت بھی کوئی ابتلا ہو۔ اور اگر مسیح موعود تمام باتیں اسلام کے تہتر فرقہ کی مان لیتا تو پھر کن معنوں سے اس کا نام حَکَم رکھا جاتا۔ کیا وہ باتوں کو ماننے آیا تھا یا منوانے آیا تھا۔ تو اس صورت میں اس کا آنا بھی بے سود تھا۔ سو اے قوم! تم ضد نہ کرو۔ ہزاروں باتیں ہوتی ہیں جو قبل از وقت سمجھ نہیں آتیں"۔

مخالف علماء اور ان کے ہمخیال لوگوں کو نصیحت

"میں محض نصیحتاً للّٰہ مخالف علماء اور ان کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے۔ تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں۔ تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعا کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں۔ پھر اگر میں کاذب ہونگا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں۔ کہ ناک گھس جائیں۔ اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں۔ اور کثرت گریہ و زاری سے بینائی کم ہو جائے۔ اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے۔ تب بھی وہ باتیں سنی نہیں جائیں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بددعا کرے گا۔ وہ بددعا اسی پر پڑے گی جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے کہ اس پر لعنت ہو۔ وہ لعنت اس کے دل پر پڑتی ہے۔ مگر اس کو خبر نہیں"۔

مخالفوں کو انتباہ

"میری روح میں وہی سچائی ہے۔ جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا۔ مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے منہ پر مارے گا دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے۔ اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو! وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو۔ اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ مگر بد قسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں میں مہریں ہیں ان کا ہم کیا علاج کریں اے خدا! تو اس امت پر رحم کر۔ آمین

(اربعین)

ہائے میری قوم نے تکذیب کر کے کیا لیا
زلزلوں سے ہو گئے صدہا مساکن مثل غار
شرط تقویٰ تھی کہ وہ کرتے نظر اس وقت پر
شرط یہ بھی تھی کہ کرتے صبر کچھ دن اور قرار
کیا وہ سارے مرحلے طے کر چکے تھے علم کے
کیا نہ تھی آنکھوں کے آگے کوئی راہ تاریک و تار
دل میں جو ارمان تھے وہ دل میں ہمارے رہ گئے
دشمن جاں بن گئے جن پر نظر تھی بار بار
ایسے کچھ بگڑے کہ اب بنتا نظر آتا نہیں
آہ کیا سمجھے تھے ہم اور کیا ہوا ہے آشکار
کس کے آگے ہم کہیں اس دردِ دل کا ماجرا
ان کو ملنے سے ہے نفرت بات کرنا درکنار
کیا کروں کیونکر کروں میں اپنی جاں زیر و زبر
کس طرح میری طرف دیکھیں جو رکھتے ہیں نقار
اس قدر ظاہر ہوئے ہیں فضلِ حق سے معجزات
دیکھنے سے جن کے شیطاں بھی ہوا ہے [illegible]
پر نہیں اکثر مخالف لوگوں کو شرم و حیا
دیکھ کر سو سو نشاں ہے پھر بھی توہین کاروبار
صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

الناشر:-
مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ
صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

درخواست دعا

میری اہلیہ دو اڑھائی ماہ سے بیمار چلی آتی ہیں اور اب پہلے سے قدرے افاقہ ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

سردار محمد لاہور

چاند ـــ اور ـــ زمین

(از اقبال احمد صاحب راجیکی)

سائنس دان اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح چاند پر پہنچیں اور پھر اس سے آگے اور ستاروں پر بھی پہنچنے کی مہم جاری کریں۔ اس ضمن میں جو کوشش زیر تجویز ہے اس کا نمونہ درج ذیل ہے۔

(۱) چاند کا زمین سے فاصلہ ۲۴۰۰۰۰ میل ہے

(۲) زمین چاند سے ۸۱ گنا بڑی ہے۔

(۳) چاند پر پہنچنے کے لئے راکٹ شپ کی تجویز ہے۔ راکٹ شپ ر بندوق کے چلنے سے جو دھکا کی شکل میں حرکت ہوتی ہے اسی اصول پر بنایا گیا ہے)

(۴) راکٹ شپ میں اٹامک (ایٹمی) انجن استعمال کیا جائے گا۔

(۵) اس جہاز میں سفر کرنے والوں کے لئے لباس ایسا ہوگا جو سخت سردی سے بچا سکنے کے علاوہ آکسیجن کے سلنڈر بھی ساتھ رکھتا ہو اور وائرلیس بھی۔ اور کشش زمین کی حد سے نکل جانے کے بعد جہاز میں پھرنے کے لئے بوٹوں کے نیچے مقناطیس لگا ہوگا تاکہ فضا میں انسان معلق نہ ہو جائے۔ اور جہاز کا لوہا بوٹوں کے مقناطیس کی وجہ سے اسے پیوست رکھ سکے۔

(۶) کشش زمین کے باہر جا کر جہاز کی رفتار سات میل فی سیکنڈ ہوگی۔ زمین کی رفتار سورج کے گرد ساڑھے اٹھارہ میل فی سیکنڈ ہے۔

(۷) چاند اجرام فلکی میں سے زمین کے قریب ترین ہے۔

(۸) چاند پہ زمین کی نسبت کشش کم ہے۔ اس لئے جس آدمی کا وزن ۱۵۰ پونڈ زمین پہ ہے۔ اس کا وزن چاند پہ ۱۱۰ پونڈ ہوگا۔

(۹) چاند پہ کوئی آبادی نہیں۔ چاند پہ ہوا نہیں اور نہ پانی ہے۔ چاند پہ آپس میں گفتگو کے لئے بھی وائرلیس کی ضرورت پڑے گی۔

(۱۰) چاند پہ درجہ حرارت عین دوپہر ۲۵۰ درجہ فارنہیٹ اور رات کو ۵۰ درجہ صفر سے بھی نیچے ہو جاتا ہے۔

(۱۱) چاند پہ کئی میلوں تک چمکیلی شعاعیں نکلتی پائی گئی ہیں یہ غالباً ریڈیم کی شعاعیں ہیں۔

(۱۲) چاند پہ پیالہ کی شکل کے آتشی پہاڑوں کی کثرت سے منہ پائے جاتے ہیں۔ چاند پہ سطح نہیں پائی جاتی اور زمین پتھریلی ہے۔

(۱۳) چاند پہ پہنچنے میں ایک دن خرچ آئیگا یعنی چوبیس گھنٹے

(۱۴) چاند پہ سے وائرلیس کے ذریعہ زمین سے تعلق قائم ہو سکے گا۔

(۱۵) چاند پہ جانے سے واپس آنے کا خرچ کم ہوگا۔ کیونکہ واپسی پہ صرف کشش چاند کے خلاف زور لگانا پڑے گا۔ باقی زمین کی کشش جہاز کی واپسی میں ممد ہوگی۔

قرآن کریم میں پیشگوئی موجود ہے کہ ستاروں کی مخلوقات کسی زمانہ میں زمین والوں سے ملے گی۔ چاند پہ پہنچنا اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی پہلی کڑی ہوگی۔ انشاءاللہ۔

دفتر محاسب کی طرف سے اعلان

دفتر محاسب میں جس دن کوئی نقد رقم یا چیک وغیرہ موصول ہوتا ہے اسی دن اس کی رسید یا کوپن متعلقہ احباب کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھیج دیا جاتا ہے لیکن پھر بھی بعض احباب کی طرف سے کوپن نہ ملنے کی شکایت موصول ہوتی رہتی ہیں جس کی وجہ ایڈریس کی غلطی ہی ہو سکتی ہے اس لئے جملہ احباب جماعت و سیکرٹری صاحبان مال انجمن احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ دفتر محاسب کو رقومات بھجواتے وقت تفصیل چندہ مع ایڈریس خوشخط تحریر فرمایا کریں۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان

مولانا نذیر احمد علی صاحب کا ایک مکتوب

آمدہ از لنڈن

خاکسار انشاءاللہ تعالیٰ ۷ مارچ کو لورپول سے کیبلے ڈہ نیا جہاز میں سوار ہو کر غالباً ۲۸ اپریل کو مع اہل و عیال کراچی پہنچ جائے گا۔ دو تین روز میں ہم لوگ ربوہ پہنچ جائیں گے۔

خاکسار ساڑھے تین ماہ لنڈن میں زیر علاج رہا۔ الحمد للہ کہ پہلے سے میری صحت بہتر ہے حقیقت یہ ہے کہ میری زندگی صرف اور صرف حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ پہلے تو گولڈ کوسٹ کے ڈاکٹروں نے مرض سل کی تشخیص کی۔ لیکن لنڈن کے ماہران امراض سینہ نے اسے غلط قرار دیا۔ مگر لکھا کہ پرانی کھانسی اور نمونیہ کی وجہ سے پھیپھڑوں میں زخم ہیں۔ ایک جگہ سوا انچ کے قریب سوراخ ہے یہ بھی لکھا ہے کہ پھیپھڑے کا ایک حصہ ناکارہ ہو چکا ہے جسے کاٹ ڈالنا چاہیئے مگر مریض کی صحت اسقدر کمزور ہے کہ وہ اس اپریشن کو برداشت نہ کر سکے گا۔ مگر میں بدستور حضور کی خدمت میں دعاؤں کے لئے التجا کرتا رہا اور علاج بھی جاری رہا۔ الحمد للہ اب کہ سپیشلسٹ سے آخری ملاقات ہوئی تو اس نے کہا کہ ممکن ہے کہ بغیر اپریشن کے ہی آہستہ آہستہ صحت ہو جائے آج جو رپورٹ اس نے لکھ کر دی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ پھیپھڑے کا وہ گڑھا یا سوراخ جو ۱۳ دسمبر ۱۹۵۰ء کے ایکسرے کے فوٹو میں سوا انچ کے قریب تھا۔ وہ ۲۴ فروری ۱۹۵۱ء کے فوٹو میں واضح طور پہ نظر بھی نہیں آتا۔ فالحمد للہ

اس گڑھے کی پیمائش کی غرض سے ۱۳ دسمبر کو ۷ فوٹو لئے گئے پھر بھی وہ گڑھا نظر نہ آیا۔ اصل بات یہ ہے کہ پہلے معائنہ کے بعد جب یہاں کے مشہور عالم برامپٹن ہسپتال کے ماہر امراض سینہ نے مجھے صاف طور پہ کہہ دیا کہ ہم آپ کے لئے کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ اپریشن جو اصل علاج ہے تم اس کے قابل نہیں ہو۔ اس لئے گرم اور خشک آب و ہوا والے ممالک میں واپس چلے جاؤ تو میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو ساری دنیا کے لئے اپنے فضل اور رحمت کا نشان بنایا ہے لیکن ہم مبلغین اور واقفین زندگی تو حضور کی فوج ہیں [illegible] اس لئے میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کامل اور اپنی رضا عطا فرمائے۔ سو الحمد للہ رب العلمین کہ اس نے مجھے دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔

۱۹۳۶ء میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے حضور کی دعاؤں کے طفیل موت کے منہ سے نکالا تھا۔ اسوقت بھی فرانس میں میری حالت حد درجہ خطرناک تھی۔ بلغم اور خون نہایت کثرت سے آتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل اور رحمت کا نشان دکھلایا۔

اسی قسم کا ایک واقعہ جناب مولانا عبد الخالق صاحب سابق مبلغ انچارج گولڈ کوسٹ کے متعلق پیش آیا تھا جس کا میں زندہ گواہ ہوں۔ کیپ کوسٹ کے سرکاری ہسپتال کے سینیئر انگریز ڈاکٹر نے مجھے لکھ کر دیا کہ ان کے تھوک میں سل کے جراثیم ہیں اس لئے انہیں واپس پاکستان بھیج دیا جائے۔ لیکن جب آکرا جا کر ان کا ایکسرے لیا گیا تو معلوم ہوا کہ پھیپھڑوں کا کتنا حصہ خراب ہو چکا ہے۔ میں نے فوراً حضور کی خدمت میں تاروں اور نہایت دردناک الفاظ میں دعا کیلئے خط بھی لکھا۔ میرے الفاظ یہ تھے کہ معجزہ دکھانے کا یہ وقت ہے۔ جبکہ حضور کا یہ غلام بیوی بچوں کو چھوڑ کر اس دور افتادہ ملک میں خدمت دین سرانجام دے رہا ہے، اور اسے یہ مہلک مرض لاحق ہو گیا ہے۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعائیں سن لیں اور ہمیں وہی معجزہ دکھلا دیا جس کا ہم نے مطالبہ کیا تھا۔ اس واقعہ کو پانچ سال گذر چکے ہیں۔ مولینا صاحب موصوف یہاں سے فارغ ہو کر پاکستان میں کچھ عرصہ رہے اور اب امریکہ میں فریضہ تبلیغ اسلام پہنچانے میں منہمک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم جماعت کو حضور کا مقام پہچاننے اور حضور کے زمانہ کی برکات سے کما حقہ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

امراء و سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ سال کے اندر اندر اپنا بجٹ پورا کرنیکی طرف فوری توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۵۱ء کو ختم ہو رہا ہے لیکن بعض جماعتوں کے ذمہ ابھی بجٹ کے مقابلہ میں کافی رقوم بقایا ہیں چونکہ اب سال ختم ہونے میں ایک ماہ سے بھی کم عرصہ رہ گیا ہے۔ اس لئے جملہ امراء و سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس ماہ کے اندر اندر اپنی پوری کوشش اور توجہ اس کام میں صرف کر دیں تاکہ سال ختم ہونے پر جماعت کے کسی دوست کے ذمہ کوئی چندہ بقایا میں نہ رہے۔ ابھی وقت ہے کہ آپ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے سال ختم ہونے سے پہلے پہلے جماعت کے ہر فرد سے بجٹ کے مطابق وصولی کا انتظام کر کے اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں اور اپنے خدا کے حضور سرخرو ہوں۔

نظارت بیت المال

جاپان میں نقل کرنیوالوں کو روکنے کی کوشش

لندن ۴ اپریل برطانوی حکومت کے نمائندے بعض برطانوی حلقوں کی ظاہری شکل اور نقشوں کی نقل اتارنے کی پرانی جاپانی عادت کے مطابق چند نئے مظاہروں کی تفتیش کرنے والے ہیں۔

اس تحقیق و تفتیش میں جاپان کی حکومت اور امریکی قابض حکام برطانوی نمائندوں کی مدد کریں گے جاپانی صلحنامہ پر جب بات چیت شروع ہو گی۔ اس وقت اس نقل بنانے والے کے مسئلہ کو بھی نمایاں حیثیت حاصل رہے گی۔

اسرائیل عارضی معاہدہ صلح کی خلاف ورزی کر رہا ہے

شام کا اسرائیل پر الزام

اقوام متحدہ نیویارک ۴ اپریل۔ اقوام متحدہ کے صدر دفتر میں حکومت شام کی ایک احتجاجی یادداشت گشت کرائی جارہی ہے جس میں حکومت شام نے اسرائیل پر یہ الزام عائد کیا ہے کہ وہ عارضی معاہدہ صلح کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہا ہے۔ یہ یادداشت حفاظتی کونسل کے نام روانہ کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ معاہدہ صلح کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسرائیل دریائے اردن کے دونوں کناروں پر تعمیری کام و بند تیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ (ری۔ س ۔ا ۔ س)

عراق نے پٹرولیم کمپنی پر مقدمہ دائر کر دیا

رائلٹی کا جھگڑا

لندن ۴ اپریل۔ عراق محکمۂ اقتصادیات کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ندیم الباشنی عراقی پٹرولیم کمپنی کے ایک ترجمان دونوں ہی نے کل اس کی توثیق کر دی ہے کہ حکومت عراق نے کمپنی پر دعویٰ دائر کر دیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس دعوے کا تعلق اس ٹھیکہ کے بعض دفعات کی تشریح سے ہے جن کے تحت رائلٹی ادا کی جاتی ہے۔ (اسٹار)

برازیل میں برطانوی سیاح کا ڈھانچہ پایا گیا

نیویارک ۴ اپریل برازیلی نیشنل نیوز ایجنسی کا کہنا ہے کہ برطانوی سیاح کرنل پرسی فاسیٹ کا ڈھانچہ پا لیا گیا ہے

کرنل فاسیٹ ۱۹۲۵ء میں وسطی برازیل میں ایک گمشدہ شہر کی تلاش کرتے ہوئے غائب ہوئے۔ اور بہت تلاش کے باوجود بھی نہ مل سکے۔ (اسٹار)

سندھ فرنٹیئر ریگولیشنز کی میعاد میں توسیع

کراچی ۳ اپریل:۔ آج سندھ اسمبلی کا اجلاس مزید دو بل منظور کرنے کے بعد غیر معین مدت کے لئے ملتوی ہو گیا اسمبلی کا اجلاس ۳۰ منٹ تک جاری رہا۔

اسمبلی نے آج جو بل منظور کئے ان میں سے ایک بل کی رو سے ضلع دادو کے کوہڑی بہار اور مغل کوہستان تعلقوں میں سندھ فرنٹیئر ریگولیشن میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی۔

یاد رہے کہ سندھ کے ان علاقوں میں یہ قانون ۱۹۲۶ء میں نافذ کیا گیا تھا۔ دوسرے بل کا تعلق سندھ میں شکاری جانوروں کی حفاظت سے ہے۔ صوبہ میں مسلمانوں کی شادیوں اور طلاقوں کی رجسٹریشن کے بارے میں جو بل پیش کیا گیا تھا آج اسے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔

انسان نیلا پڑتا جا رہا ہے

لندن ۴ اپریل:۔ برطانیہ کے مشہور سائنسدان ریجنلڈ رابرٹس کا کہنا ہے۔ کہ انسانی نسل آہستہ آہستہ نیلی ہوتی جارہی ہے۔ رابرٹس کا کہنا ہے۔ کہ انسانی ارتقاء کی ساری تاریخ رنگوں میں پیش کی جا سکتی ہے سرخ عہد سب سے پہلا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب دو مخالف سیاروں کے درمیان آگ لگ جانے سے زمین بنی تھی۔ اس کے بعد تاریخی عہد آیا۔ جب سورج نے حیوانوں کو طاقت پہنچانی شروع کی۔ اس کے بعد پیلا عہد شروع ہوا۔ جب انسان کے ذہن اور تخیل نے بڑی ترقی کی۔

رابرٹس کا کہنا ہے۔ کہ اب ہم لوگ سبز عہد سے نکل رہے ہیں۔ جو مادہ پرستی۔ نسلی عصبیت بین الاقوامی انانیت اور فتوحات کے ذریعہ دولت جمع کرنے کا عہد ہے۔ اور آہستہ آہستہ انسانی نسل کا رنگ نیلا ہوتا جارہا ہے۔ جب سنہ ۲۱۰۰ عیسوی کے لگ بھگ یہ رنگ کافی نمایاں ہو جائیگا۔ اس وقت ایک ایسا زمانہ شروع ہوگا۔ جب انسان اپنے دماغ سے مادی چیزوں پر حکومت کریگا۔ رابرٹس رنگ کو فلسفہ کی بنیاد قرار دیتا ہے اس کا کہنا ہے۔ کہ قوس قزح کے سات رنگوں سے مطابقت رکھتے ہوئے سات قسم کی شخصیتیں ہوتی ہیں۔ جن میں سے ہر قسم کی بعض خصوصی امتیازات ہوتے ہیں۔ ہر رنگ کے سات مختلف درجے مقرر کئے گئے ہیں۔ پہلا یعنی سب سے نچلا درجہ وہ ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ شخصیت کس حد تک نیچے گر سکتی ہے۔ ساتواں درجہ شخصیت کا انتہائی درجہ ہے۔ ان درجوں میں تقریباً سیاہی مائل سے شروع ہو کر تقریباً سفید تک رنگ ہیں۔ (اسٹار)

ہمارے مشتہرین کو آرڈر دیتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

روس کے تمام ایٹم بم سائبیریا کے ایک اسلحہ خانہ میں جمع ہیں!

پیرس کے مشہور اخبار ”لافیگارو“ کا انکشاف

پیرس ۳ اپریل: پیرس کے اخبار ”لافیگارو“ نے انکشاف کیا ہے۔ کہ روس کے تمام ایٹم بم سائبیریا کے ایک اسلحہ خانہ میں جمع ہیں۔ جو کہ سبنز کے طاس کے قریب توسک کے جنوب مشرق میں ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ اُسے روسی ایٹم بم کے بارے میں یہ اطلاع مندرجہ ذیل ذرائع سے ملی ہے (۱) اشتراکی فوج کے ایک سابق مارشل اور روس کے پنج سالہ اسلحہ بندی کے پروگرام کے ڈائرکٹر کے صاحبزادے ریے کیپٹن چنکوف جو حال ہی میں مغربی جرمنی میں داخل ہوئے ہیں۔ اور جن کے ہمراہ ایسی دستاویزات ہیں۔ جن میں بموں کی تعداد کے سوا تفصیل بیان کی گئی ہے (۲) چین کے سراغرسانوں کی رپورٹ جنہوں نے ان چینی مزدوروں کے بارے میں تحقیقات کی تھی۔ جو روسی حکام کے زیر ہدایت سائبیریا میں پلانٹ نصب کرتے رہے تھے۔ (۳) جنگ کوریا امریکی فوجوں نے ایسے نئے روسی ہتھیاروں پر قبضہ کیا ہے۔ جن سے ان ذخیروں کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ کہ روس نے ہتھیاروں کے نئے ڈیزائن تیار کئے ہیں۔ اخبار نے انکشاف کیا ہے۔ کہ ایٹم بموں کی تیاری چند ماہ قبل شروع ہوئی تھی۔ بتایا گیا ہے کہ اسلحہ خانہ محفوظ مقام پر واقع ہے۔ اور بم ڈیڑھ سو فٹ گہرے تہ خانے میں رکھے گئے ہیں۔

سیکرٹریان مال کی خدمت میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش ہے کہ ہر احمدی تحریک ستمبر میں حصہ لے۔ آپ کا فرض ہے۔ کہ خود اس تحریک میں حصہ لیں۔ اور اس تحریک کو ہر احمدی تک پہنچائیں۔ جو احباب تحریک ستمبر میں حصہ لیں۔ ان کے نام نظارت بیت المال میں بھجوائیں۔ تاکہ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں اور اخبار میں شائع کرائے جائیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں ایک عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا چلے آرہے ہیں احباب کرام درد دل سے دعا فرمائیں۔

(نذیر احمد سیالکوٹی دفتر سی۔ ایم۔ اے لاہور چھاؤنی)

اعلان منجانب دار القضاء

مکرمہ سجادہ بیگم صاحبہ بیوہ حیدر شاہ صاحب مرحوم موضع مونگ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ۲۳-۲-۵۱ کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون مرحومہ کے بھائی حیدر شاہ صاحب نے حصول ترکہ کی درخواست دی ہے۔ اگر مرحومہ کا کوئی اور وارث ہو۔ یا کسی نے مرحومہ سے کوئی قرض لینا ہو۔ تو اس اعلان سے ایک ماہ کے عرصہ کے اندر دار القضاء کو اس کی اطلاع معہ ثبوت پیش کرے۔ (ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مجلس احرار کا قول و فعل

جنگ آزادی کے دوران میں جب برصغیر ہندو پاکستان کے مسلمان اپنی دو صد سالہ تفرقہ پسندی کو چھوڑ کر ایک پرچم تلے جمع ہو رہے تھے۔ اس وقت جس عنصر نے پاکستان کے نعرے کو جھٹلانے کی کوشش کی مجلس احرار کا ان میں نمایاں حصہ ہے۔ اس جماعت نے نظریۂ پاکستان کو ہر ممکن طریقے سے ناقابل عمل اور اسلام کے لئے نقصان دہ ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ لیکن مسلمانوں کی قسمت بن رہی تھی اور قسمت کا نوشتہ مٹایا نہیں جا سکتا۔ پاکستان بن گیا۔ لیکن ایک عرصے تک یہ جماعت اپنے سابقہ مسلک پر قائم رہی پاکستان کے رستے میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوششوں میں ناکام ہونے کے بعد کوئی سیاسی نظریہ اپنے سامنے نہ پاکر بعض ظاہری و باطنی سیاسی مصلحتوں کے ماتحت آخر کار اس جماعت کے رہنماؤں نے مسلم لیگ کے ساتھ ظاہری طور پر تعاون کا اعلان کر دیا۔ لیکن حقیقت حال سے آگاہ لوگوں نے ان کے اس اعلان کو محض سیاسی چال اور مسلم لیگ کے اندر گھس کر اس کے نظام کو کھوکھلا کرنے کی ایک تدبیر سے تعبیر کیا۔ بعض سادہ دل مسلمانوں نے حسن ظن سے کام لیتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ شاید مجلس احرار نے یہ سجدۂ سہو نیک نیتی ہی سے ادا کیا ہو۔ مگر قدرت کو یہی منظور تھا کہ یہ پردہ زنگاری جلد سے جلد اٹھ جائے۔ اور حقیقت حال واضح ہو کر منظر عام پر آجائے۔

پاکستان بننے کے بعد پنجاب میں پہلے انتخابات ہوئے۔ توقع کی جا سکتی تھی۔ کہ اپنے اعلان کے مطابق "مجلس احرار" مسلم لیگ سے تعاون کرے گی۔ لیکن لم تقولون ما لا تفعلون کے عملی مفسروں نے وہی کیا۔ جس کی اہل بصیرت ان سے توقع رکھتے تھے۔ مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان کرنے کے باوجود انہوں نے صوبہ بھر میں مختلف بہانے تراش کر مسلم لیگی امیدواروں کی مخالفت کی۔ گجرات کو ہی لیجئے مجلس احرار کے سالار صوبہ محمد سرور اور بلا استثناء تمام احراریوں نے کھلم کھلا آزاد پاکستان پارٹی کے امیدوار کی حمایت کی۔ آزاد پاکستان پارٹی کے امیدوار کا پولنگ ایجنٹ بھی یہی محمد سرور احراری تھا۔ اور شب و روز لیگ کی علانیہ مخالفت میں مشغول تھا اور "مسلم لیگ مردہ باد" "آزاد پاکستان پارٹی زندہ باد" "مسلم لیگ کو توڑ دو" وغیرہ کے شرمناک نعرے بازاروں اور سڑکوں پر لگاتا پھرتا تھا۔ گجرات کے احراری سید عنایت شاہ صاحب بخاری ... کر محمد سرور احراری تک مسلم لیگ کی کھلی کھلی

مخالفت کر رہے تھے اور ان کا یہ طرز عمل صاف طور پر اس حقیقت حال کی غمازی کر رہا تھا کہ مجلس احرار نے بحیثیت مجلس جس پالیسی کا اعلان کیا ہے اس کے خلاف عمل کرنے کی اس نے اپنے ممبروں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ گجرات کے ان احراریوں نے اور جیسا کہ ... دوسرے شہروں کی خبروں سے پتہ چلتا ہے ہر جگہ کے احراریوں نے اپنی جماعت کی ظاہری پالیسی کے خلاف لیگی امیدواروں کی مخالفت کی ہے۔ تو جماعت کے رہنماؤں نے ان لوگوں کے خلاف کیا اقدام کیا۔ جس سے جماعت کا اخلاص ظاہر ہو سکتا ہے۔ ہمیں مزید تعجب اس امر پر ہے کہ مجلس احرار مرکزیہ کے ذمہ دار عہدیداران کو اس تمام صورت حال کا مکمل علم تھا (خود محمد سرور مذکور مجلس احرار مرکزیہ کا ایک عہدیدار بھی ہے) انہوں نے اخبار آزاد لاہور کی ایک اشاعت میں ایک گول مول اعلان بطور حفظ ماتقدم یا "داشتہ آید بکار" کے مقولہ کو پورا کرنے کے لئے شائع کر دیا۔ کہ گجرات کے احرار ورکرز کو چاہیئے کہ لیگ کی امداد کریں۔ اس اعلان کا اثر یہ ہوا۔ کہ محمد سرور اور دوسرے تمام مقامی احراری لیگ کی مخالفت میں اور زیادہ نمایاں حصہ لینے لگے۔ مگر مجلس احرار کی طرف سے ان کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی نہیں ہوئی۔ اس تمام قول و عمل کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کہ مجلس احرار کی پالیسی "ہاتھی کے دانت" کی مصداق ہے۔ ورنہ ایک آدھ احراری نہیں۔ بلا استثناء تمام مشہور ذمہ دار احرار کارکنوں کا علانیہ لیگ کی مخالفت کرنا اور لیگ کے خلاف ووٹ دینا کسی انفرادی نوعیت کا مشعر نہیں ہو سکتا۔ ضلع گجرات کے تمام حلقہ ہائے انتخاب میں جن کی تعداد ۱۳ ہے مجلس احرار کا رویہ علانیہ مسلم لیگ کے مخالف رہا ہے اور یہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ اسی طرح بعض دوسرے اضلاع کے بارے میں بھی اسی صورت حال کی اطلاع ملی ہے۔

یاد رہے کہ گجرات میں جس مسلم لیگی امیدوار چوہدری غلام رسول صاحب کی خاص طور پر احراریوں نے مخالفت کی ہے وہ نہ صرف یہ کہ قادیانی نہیں ہیں بلکہ قادیانیت کے ساتھ ان کا دور کا بھی تعلق نہیں وہ نہایت پختہ حنفی المذہب ہیں۔ مگر احراریوں نے اپنی مشتہر کردہ پالیسی کے صریحاً خلاف چوہدری غلام رسول صاحب کی مخالفت کی مجلس احرار کی اس گنگا جمنی پالیسی کے

بالمقابل قادیانی جماعت نے ایک ہی اصول پہ عمل کیا ہے اور ضلع بھر میں تیرہ کے تیرہ حلقوں میں تمام مسلم لیگی امیدواروں کی نہایت یک رنگی سے امداد کی ہے۔

ہم مجلس احرار کے زعماء کو یہ مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے اور اپنے کارکنوں کے طرز عمل کا جائزہ لیں۔ اگر فی الواقع ان کے دل اب مسلم لیگ اور مسلم لیگی حکومت کی طرف سے صاف ہو گئے ہیں اور وہ فی الواقعہ پاکستان کے بارے میں اپنے سابقہ مخالفانہ رویہ سے علیحدگی اختیار کر چکے ہیں تو ان کو اپنے عمل سے اپنے خلوص کا ثبوت دینا چاہیئے۔ ورنہ ان کے قول اور فعل میں یہ صریح تضاد ایسا نہیں ہے جو جمہور کی نظروں سے مخفی رہ سکے۔ دوسری طرف مسلم لیگ کے ارباب حل و عقد کو مفکر احرار چوہدری افضل حق صاحب مرحوم کا یہ مشہور قول کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ

"سرمایہ دارانہ نظام میں گھس کر کام کرنا کیسا مشکل ہے۔ باوجود اس کے ہم نے لیگ میں دو دفعہ گھسنے کی کوشش کی تاکہ اس پر قبضہ جمائیں۔ دونوں دفعہ قاعدے اور قانون نئے بنا دیئے گئے۔ تاکہ ہم بیکار ہو جائیں۔" (خطبات احرار ص۵۵)

اور ... لینا چاہیئے کہ مجلس احرار کا موجودہ لیگ دوستی کا کاغذی اعلان لیگ میں گھس کر اس پر تیسری دفعہ قبضہ کرنے کی ناکام کوشش ہے (ہفتہ وار پیام گجرات ۲۰ مارچ ۱۹۵۱ء)

مصر کو برطانیہ کی نئی تجاویز

عدن ۴ اپریل۔ حکومت برطانیہ جو نئی تجاویز عنقریب مصر روانہ کرنے والی ہے۔ اس میں سوڈان کا مسئلہ شامل نہیں ہوگا۔ یہاں اس امر کو "تقریباً" طے شدہ تصور کیا جا رہا ہے اس کے علاوہ یہاں مذاکرات کی بحالی میں دفاعی مسئلہ کی اہمیت پہ بہت زور دیا جا رہا ہے۔

یہاں باد اعتبار ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سوڈان کے متعلق حکومت برطانیہ کے مستقبل کا قطعی فیصلہ خود سوڈانی باشندوں کو کرنا ہوگا۔ لیکن اس اثناء میں ہر ممکن طور پہ انہیں حکومت خود اختیاری کی تربیت دی جاتی رہے گی اس وجہ سے یہ امکان تقریباً منسوخ نظر آتا ہے کہ دفاع کے متعلق از سر نو گفت و شنید کے موقعہ پہ سوڈان کو سودے بازی کے لئے استعمال کیا جائیگا۔

برطانوی کابینہ نے اپنے سوموار کے اجلاس میں اینگلو مصری صورت حال پہ غور کیا تھا۔ اور کل کے بھی اجلاس میں اس مسئلہ پہ غور کیا جانیوالا ہے۔ غالباً اس اجلاس کے ختم ہونے تک برطانوی سفیر سر رالف اسٹیونسن کو مکمل ہدایات نہیں ملیں گی۔ اور اب قرینہ یہ ہے کہ اس ہفتہ کے آخر تک وہ قاہرہ روانہ ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

روسی ایجنٹ ایران بھیجے جا رہے ہیں

لنڈن ۴ اپریل۔ طہران کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ روسی ایجنٹوں کو کاشتکاروں کا لباس پہنا کر خفیہ طور پر شمالی ایران میں داخل کیا جا رہا ہے۔ انہیں سوویٹ موافق جماعتیں پناہ دے رہی ہیں اور ان کی مدد کر رہی ہیں ممنوع پارٹی کے ارکان اب بتدریجاً ظاہر ہو کر ان جماعتوں کو منظم کر رہے ہیں (اسٹار)

عراقی یہودیوں کو مکمل مراعات حاصل ہونگی

بغداد ۴ اپریل۔ حکومت عراق نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں اس قانون کی وضاحت کی گئی ہے جس کے تحت "اسرائیل" جانے کے لئے عراقی قومیت ترک کرنے والے یہودیوں کی جائیدادیں منجمد کی گئی ہیں۔

بیان میں بتایا گیا ہے کہ جو یہودی عراقی شہری ہیں اور جنہوں نے پورے عراقی شہری کی حیثیت سے یہاں رہنا منظور کیا ہے وہ ان تمام مراعات کے مستحق ہوں گے جن کا آئین کے تحت ہر عراقی حقدار ہے

بیان میں ان یہودیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے فرائض ادا کریں اور دوسرے عراقی شہریوں کی طرح تمام مراعات سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ان فرائض کی بجا آوری میں کوتاہی نہ کریں۔ انہیں ہر ایسی سرگرمی سے پرہیز کرنا چاہیئے جس سے وطن سے ان کی وفاداری کے متعلق شکوک پیدا ہونے کا امکان ہو (اسٹار)